منشور محمدی ﷺ

۱۲۹۹ ھ

فرمان سولان سلف سلفہ مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت و انجیل برافتاد بتجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

نمبر ۶ | مطبوعہ ۲۵ صفر المظفر سنہ ۱۲۹۹ ہجری دوشنبہ | جلد ۱۱

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے | ابر جسر و کشور بقا ہے
عالم ہے قدیر بے احد ہے | سلطان قلمرو ابد ہے
مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | اٹھارہ ہزار عالم اوسکے
قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن
شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لازالی
وہیم جلال فسر پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز مین رکھی ہے
افعال حکیم لایزالے | ہوتی نہین مصلحت سے خالی
کیا لکھون ثنای لایزالی | ارشاد نبی ہی ماء فناک
حب نعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے طلوب سے جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہے بشان شاہ لولاک

ای صلّ علی رسول امجد | سردار پیمبران محمدؐ
ابو اوسکی ثنا لکھون کم ہے | خورشید عرب و عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہے
جاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت
سب پر شرف نبی عیان ہے | وہ علت غائی جہان ہے
ای خامۂ عیش لکھ بانصاف | منشور محمدی کی اوصاف
جب سے نکلا یہ رشک گلزار | نظر دن سے گرے جہان کے انوار
جو فضل و شرف اسے بجا ہی | ہمنام جناب مصطفےٰ ہی
نور رخ دلپذیر اسلام | ماحی ملل ظہیر اسلام
شمس الاخبار آسمان پر | ہے پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہے بعقب زار رونا شاد | منشور محمدی کی فریاد
چہتے ہین مسیح سب کو الف | بے شبہ ہا فسیر مخالف
ہر لفظ ہے رشک در مکنون | اس گوہر بے بہا کو دیکھو

پر شرط ہی بیگی کی ای یار
سال وہ مہ و روز و شب الٰہی
اس نظم کو کر چکا جب ارقام
ما بعد سے کچھ نہین سروکار
ہو اوسکو بہت بڑی ترقی
تو قیع محمدی رکھا نام

بقیہ عدم ضرورت قرآن شریف کی راقم کے جواب الجواب مین

قولہ سوائے اسکے ان باتون کا خیال کرو جو قرآن مین لکہی گئی ہین وہ کیا باتین ہین اور کہان کہان سے لیکر لکہی گئے ہین۔ **جواب** صدہا باتین قرآن شریف کی تورات و زبور و صحیفہ انبیا علیہم السلام سے ملتی ہین اسلئے ملنیکو لیکر بیان کرنا پادری صاحب کی خام خیالی ہے کیونکہ الہام الٰہی سے جو کتاب لکہی جاویگی اوسکا پہلی الہامی کتابون سے ملنا جلنا ضروری امر ہے ہان انجیل کے طرح پہلے الہامی کتابون کی برعکس ہو۔ مثلاً تورات مین توحید کی تعلیم برعکس اوسکی حوارئین نے تثلیث کی تعلیم فرمائی ہین دیکہو یوحنا کا خط باب ۵ آیت ۷۔ **قولہ** تو نہین کہ الہامی کتابون سے مدد پاکر لکہا اور صبر کرنے مگر یہ جتانے کے لئے کہ اگر نبیون والی باتین ہی ہین تو یہ وہ بھی بیان کرتا ہون انسانی روایتون وغیرہ وغیرہ کو بھی الہامی باتون سے ملا دیا۔

جواب الہامی کتابون سے جو مدد پاکر حوارئین نے لکہا ہے وہ پادری صاحب بخوبی جانتے ہین یہان بیان کرنا منجملہ کو ظاہر دینا ہے باقی رہا پادری صاحب کا یہ کہنا کہ انسانی روایتون وغیرہ وغیرہ سو جواب ہے کہ پادری صاحب کا یہ اعتراض تو اصل مین انجیل پر صادق آتا ہے پادری صاحب از راہ تعصب ولد قرآن شریف پر وارد کرتے ہین شاید یہ چند مقامات پادری صاحب کے نظر مبارک سے نہین گذرے لہذا واسطے ملاحظہ پادری صاحب کے نقل کرتا ہون متی باب ۲ آیت ۲۲ جیسا یسعیاہ نبی نے فرمایا تہا وہ پورا ہوا کہ وہ نبی حضرت عیسے ناصری کہلائیگا دیکہو تمام عہد عتیق مین کہین نہین لکہا کہ مسیح بسبب سکونت ناصرت بستی کے ناصری کہلائیگے۔ پہر یہود اسکا خط آیت ۸ و ۱۴ وغیرہ بھی انسانی روایات سے بیان کئے ہین چنانچہ آپ سے بزرگ پادری فنڈر صاحب نے اسکو تسلیم کر لیا ہے دیکہو حل الاشکار مطبوعہ ۱۸۷۶ء صفحہ ۵۸۔ اب پادری صاحب انصاف سے ذرا غور فرماوین کہ روایات انسانی انجیل مین ہین یا نہین۔

قولہ پس قرآن شریف مین نہ صرف غلط بتانے سے یکبارگی صدا قتون کی مخالفت کی ہے بلکہ احکام اخلاقی و عارضی معلوم شدہ وغیرہ کو لکہہ کر اپنی طرف سے بنایا ہے اور یون نبی بننے کا شوق دکہایا ہے اگر نبی ہونا ایسا ہی سہل ہے تو کون نہین بن سکتا۔

جواب یہان تو پادری صاحب نے بالکل اندہیر ہی کر دیا کچہ بہی خدا کا خوف نکہایا جو دل مین آیا لکہدیا بلا پادری صاحب یہ جو آپنے تحریر کیا ہے کہ احکام اخلاقی و عارضی معلوم شدہ وغیرہ کو لکہہ کر اپنے طرف سے بنایا ہے اور یون نبی بننے کا شوق دکہایا ہے براہ مہربانی قرآن شریف مین دکہلائیے تو سہی یہ دعوی آنحضرت نے کہان کیا۔ ہائے افسوس صد افسوس پادری صاحب عدم ضرورت قرآن کا تو دعوی کرین اور قرآن شریف کی معلومات کا یہ حال کیا پادری صاحب کی نظر مبارک سے سورہ نجم سپارہ

۲۷ رکوع اول بھی نہین گذرا جسمین صاف لکھا ہی نہین کہ
کلام کرتا ہمارا نبی کچھ مگر وہی کلام کرتا ہے جو کچھ اوسکی
طرف وحی کیا جاتا ہے شاید پادری صاحب نے قرآن
شریف کو مثل انجیل کے حواریون کی من گھڑت
خیال کرلیا ہوگا اسلئے ایسا بیجا دعوی کر بیٹھے چنانچہ
چند مقامات انجیل سے حوارین کی من گھڑت بیان
کرتا ہون خط اول قرنتیونکو ۷ - ۲۵ مین لکھا ہے
کہ کنوارپون سے حق مین خداوند کا کوئی حکم مجھ پاس نہین
لیکن جیسا دیانت دار ہونے سے لئے پھر خداوند کیطرف
سے رحم ہوا ویسا ہی صلاح دیتا ہون - پھر خط دوم
قرنتیونکو ۱۱ - ۱۶ مین یون مسطور ہے کہ کوئی مجھے
بیوقوف نہ سمجھے اور نہین تو بیوقوف ہی سمجھکے مجھے
قبول کرے کہ مین بھی تہوڑا سا فخر کرون جو کچھ مین
کہتا ہون خداوند کی راہ سے نہین بلکہ بیوقوفی
کی راہ سے اور استقلال سے جو فخر کے ساتھ ہوتا ہے
کہتا ہون - ان آیات مذکورہ بالا سے معلوم ہوگیا
کہ اعظم الحوارین جناب پولوس بدون الہام الٰہی
اپنی طرف سے من گھڑت تو کیا بلکہ بیوقوفی سے بھی جو
دلمین آیا فرمادیا کرتے تھے - جناب پادری صاحب
آپ کو نہ بائبل کی معلومات اور نہ قرآن کی پھر
کس شیخی پر عدم ضرورت قرآن لکھنے بیٹھے تھے -
اور یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ نبی بننا اگر ایسا ہی
سہل ہے تو کون نہین بن سکتا - جناب من پولوس
صاحب کی نبوت کا حال دیکھو بخوبی معلوم ہے -
کہ آپ ہی آنکھین بند کرکے اندھا ہوگیا پھر آپ ہی انکھین
کھولکر بینا ہوگیا اور آنکھین بند کرنے اور کھولنے سے نبی
بن سکتا ہے تو کون نہین بن سکتا اور مسیلمہ کو نبی
ڈالکر نبی بنادیا اگر نبی بننا ایسا ہی سہل ہے تو صدہا نبی
پیدا ہی ڈالکر بنسکتے ہین - قولہ سیوم بائبل کی موجودگی
کے مقابلہ مین قرآن کی ضرورت اوسی بنا پر ہونی
چاہئے جسطرح بائبل کی کتاب نیچر کے مقابل مین ہے
جواب نیچر کے معنے ہین فطرت یعنے قانون قدرت
سو بائبل قانون قدرت کے بلکہ خلاف ہے چنانچہ کتاب
واعظ ۱ - ۲ مین خلاف نیچر کے صاف لکھا ہے کہ حکیم دل
اوسکی دہنی طرف ہے دیکھئے دہنے طرف دلکا ہونا نیچر کے
خلاف ہین - پھر کتاب غزل الغزلات ۴ - ۱ مین
مصنف کتاب مذکور اپنی محبوبہ کی تعریف کرتے کرتے
فرماتے ہین ای محبوبہ تیری آنکھین تیری ستر کے پیچھے
ہین دیکھئے آنکھون کا ستر کے پیچھے ہونا بھی خلاف نیچر
ہے اور قرآن شریف کو نیچر کے مقابل جاننا صرف
قرآن شریف کی ناواقفی پر دال ہے چنانچہ قرآن شریف
مین اللہ صاحب سورہ فتح سپارہ ۲۶ رکوع ۲ مین
فرماتا ہے عادت اللہ کی جو تحقیق گذری ہے پہلے اس سے
اور ہرگز نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے بدلنا ایسا
ہی سورہ فاطر رکوع ۴ پھر سورہ بنی اسرائیل رکوع
۷ کو پادری صاحب انصاف سے غور فرماوین -
پادری صاحب کا اصل مطلب یہ تہا کہ جب اول الاحکام
بائبل مین موجود ہین پھر وہی احکام قرآن مین دوبارہ
کیون نازل ہوئے اسلئے دوبارہ نزول احکام کا فضول
ہے پس موجب قاعدہ اختراعی یاوہ گویان جناب عیاذا باللہ قرآن

فضول ثابت ہوا اسلئے آپ عدم ضرورت مین بارہا
اس قاعدۂ مصنوعی کو پیش کرتے ہین اور سب نے
پادری صاحب کے جواب مین بعض احکام بائبل کے دوبارہ
بعض سہ بارہ بعض پانچبارہ بیان کئے ہوے پیش کرکے
یہ قاعدہ جدید پادری صاحب کا باطل کر دیا تھا اب
پادری صاحب نے جو کچھ اپنی قاعدہ جدید کی تائید
مین لکھا ہے اوسکو مورد الجواب بیان کرتا ہون
قولہ واضح ہو کہ جب خدا اس مخصوص قوم کو خاص
طور سے احکام فرمانے لگا تو ضرور تھا کہ ہر امر و نہی کو
جو پہلے تھا یا نہ تھا ان کے لئے قلم بند کر دی اگر یہ حکم
توریت مین دوبارہ درج نہ کیا جاتا تو بنی اسرائیل
اس حکم کے زیر بار ہوتے اور وہی خود بہی اوس
نوح والی حکم کو اوروں کے لئے سمجھتے نہ کہ اپنے لئے کیونکہ
ان کو اونہین احکام پر عمل کرنیکا حکم ہوا جو تورات
مین فرمائے گئے اور اسلئے ضرور ہوا کہ وہ عام حکم بنی
اسرائیل کے لئے خاص کیا جاوے۔

جواب پہلا پادری صاحب یہ تو خداوند تعالیٰ نے
خاص قوم بنی اسرائیل کے خاطر دوبارہ احکام توریت
مقدس مین نازل فرما ہے کیا آپ عیسائی صاحب
بہی خاص قوم ہونے کا دعوی کرتے ہو کیونکہ سوائے
توریت کے عیسائیون کے خاطر بہی وہی حکم حرمت
خوک مین سہ بارہ (اعمال رسل ۱۵ - ۲۹ - ۱۰ - ۱۲)
موجود ہے اب عیسائیون کو مخصوص قوم کے سوے سہ بارہ
وہی حکم صادر ہوی اگر آنحضرت محمد رسول اللہ کو سب
وہ وہی حضرت ابراہیم چوتہی بار احکام نازل فرماے

تو پادری صاحب کا کیا حرج ہے اور یہ جو آپنے تحریر کیا ہے
کہ اگر یہ حکم دوبارہ توریت مین درج نہ کیا جاتا تو
بنی اسرائیل اس حکم کے زیر بار ہوتے اور وہی خود
بہی اس نوح والی حکم کو اوروں کے لئے سمجھتے نہ کہ اپنے
لئے کیونکہ آپ کو انہین احکام پر عمل کرنیکا حکم ہوا
جو توریت مین فرمائے گئے۔

جواب یہ پادری صاحب کا محض جہوٹہ ہے اگر پادری
صاحب اپنے دعوی مین سچے ہین تو ہمکو توریت مین نشان
دین جہان اللہ صاحب نے قوم بنی اسرائیل کو یہ فرمایا
ہو کہ تم پہلے انبیا علیہم السلام کے حکمون کو جو ہم نے
ان کو بذریعہ الہام عطا کئے ہین ہرگز عمل نہ کرو بلکہ
جو احکام منسوخ ہوگئے ہین انپر عمل کرنا کچہ ضرورت نہین
سو یہ حکم عام ہے کہ اسمین بنی اسرائیل کی کیا خصوصیت
ہے پہر مین ایک تمثیل رنگورستان کی پانچ دفعہ بیان
کئی ہوی پیش کی تہی اوسکی جواب مین پادری
صاحب تحریر فرماتے ہین کہ یہ تمثیل حسب ضرورت پانچ بار
بیان کئی گئی ہے و تین بار حوارین نے جو انجیل مین
تحریر کی ہے اوسکا سبب کثرت ہے بیان کرنا ہے اب
مین پادری صاحب سے دریافت کرتا ہون کہ ایک ہی
تمثیل کو بکثرت بیان کرنا دو حال سے خالی نہین یا تو اللہ
صاحب کو اس تمثیل کی تاکید زیادہ بیان کرنی منظور
تہی اسواسطے یہ تمثیل بار بار بیان کئی گئی سو یہی تاکید
قرآن شریف سے احکام جاری کئے جانے پر تصور کیجاے یا ہیچ
کے بیانکا اعتبار نہین تہا جو دوبارہ یا تیسری بار بیان کردہ کی حاجت
ہوی۔ باقی آیندہ۔ الہ دیا لودیانہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامی دین مصطفوی کرم فرمائے بندہ مولوی محمد سرور صاحب مالک و مہتمم اخبار گوہر باد منشور محمدی سلمہ اللہ تعالے۔

السلام علیکم و قلبی لدیکم۔ عرصہ ہوا کہ آپنے میرا ایک مضمون اپنے اخبار پر بہار مین شایع کرکے مجھے ممنون کیا تھا۔ اب پھر تکلیف دیتا ہون کہ ان چند سطور کو اپنی کسی نمبر مین چھاپ دین۔

تشبیہ و تمثیل

اگر کل جہان کے اشجار قلم اور ساری دنیا کے بحور مداد ہون اور صفحۂ روزگار ورق کی ایک طرف تو بھی انسان خاکی بیان کی اتنی کیا اصل ہے کہ حمد و ثنا خداوند تعالی شانہٗ و عم نوالہٗ کو تحریر کرنے کی جرأت کر سکے۔ اور نعت اوس نبی امی کی جو مبعوث ہوے جن کے ہاتون سنگریزہ کلمہ خوان اور اشجار سنگونہ تسلیم کرنیکی دلیری پیدا کر سکے۔ جب تحریر کے وقت ہی قلم کا سر قلم جگر شگاف مداد کا منہ کالا کاتب دم مارنے سے دم بخود۔ صفحہ کاغذ زرد تو انگیقلم بکیطرف رکھہ مدعا طرازی مین مشغول ہونا ہی بہتر ہے۔

ناظرین اخبار منشور محمدی پر واضح و لایح ہو کہ اس فرقہ مسیحیان ھداھم اللہ الھادی کا عجب حال ہے اخلاق باطلہ اور ابطال خلق مین انکی ہر خواندہ و ناخواندہ کو پورے درجہ کا کمال ہے دعوی بر کہہ و مہہ عمل ما لا یخیا ہے اور مطابقت عہد عتیق دلیل۔ ہر جاہل عالم کو بمقتضای اجتہاد نفسانی و سنون احکام سے بالکل اغراض۔ بڑی سے بڑی نبی کو خدا بنانے کا ذمہ اپنی شریعت کے روسے ان کے نفس پر واجب و فرض۔ حالانکہ خداوند تعالی شانہٗ و عم نوالہٗ کی توحید کیلے بندون انکار عشائر ربانی۔ (شراب کو مسیح کا خون اور نان پارہ کو گوشت سمجھکر کہانا پینا) سے پورا پورا اقرار۔ یوحنا استباغ دینے والی کے اس کلمہ سے کہ مین نہ الیاس ہون نہ مسیح ہون نہ وہ نبی صاف اغماض۔ اور آیت تیری لئے تیری بہالو مین سے مین اک نبی پیدا کرون گا تو اوسکی سنیو۔ سے واسطاف و اعراض۔ پہلے پیچھلے اور پچھلے پہلے ہون گے سے جان بوجھکر اندھا ہوتا اور تسلی دینے والا آنیوالا ہے سے کچھ کچھ معنی لینا۔ جب کہین پہلے پہلا یار کے رکاے کسی صاحب قرآن حمید اور منا و فرقان مجید سے انکہین چار ہوئین تو اگر چار و ناچار حکمت عملی سے جان بچانے کا موقعہ ہاتہ آیا یا بول اور پاخانہ گر جامین جا کا بہانہ کیکے گر ہو گیا حذا حذا کرکے فقر و ہو گئے اور اگر قسمت کی خوبی اور طالع کی اسلوبی سے کہین زمرۂ اہل اسلام مین کہہ کر چوکڑی بھول گئے تو منہ پر ہوائیان اوڑنے لگین۔ ہاتہ پانون پھول گئے۔ سر پلے سے رہگیا اور جو اسحالت مین کسی صاحب نے آپسے کوئی کلمہ تثلیث کے مذہب کے بارہ مین جو چھیڑ کر کہا کہ آئی پادریصاحب دو دو چونچ گفتگو کرین اور کہنے لگے ہاتون اپنا دلی شک رفع کرلین تو یون شکر شکن ہوے کہ حضرت مسیحؑ صاحب درحقیقت ایک سچے نبی تہے اور یہ کہکر اپنا پلو چھڑایا اور جون تون ہوا کائے اب ادہر کی سنیے کہ جب کلیسا مین پہونچے۔ سب آئی۔ عقل برقرار ہوی۔ حذا حذا کرکے ہوش قدیم ہوے۔ رنگت اصلی پر آئی۔

اپنے ہم مشربون مین پہونچے تو وہان یہ پہلچہری چہوڑی
اور لگے فخریہ کلمہ بولنے کہ آج ہم آزمایش مین پڑگئے
تہے یعنے فلان جگہہ فلان مولوی صاحب سے یا فلان
واعظ دین محمدی سے جب ہم بحثنے لگے تو خداوند
عیسے مسیح کے تلطف اور یار لوگون کے مہربانی سے وہ
وہ گل کہلائے کہ ہم نے ان کے چہرہ کا رنگ فق کردیا
اور کہیت ہمارے ہی ہاتہ رہا۔ قربان اس راستشعاری
کے کہ جہوٹہہ کو قاضی الحاجات بنانا ایک ادنی سی بات
ہے۔ تقریر سنئے تو زمین و آسمان کے قلابہ ملانا انہین
صاحبون پر ختم ہے۔ تحریر دیکہئے تو مملو از ہفوات
پر از خرافات و مشتمل بر الفاظ و ابیات خلاف واقعہ
کے مطابق واقعہ کے بنانا یہان صادق آتا ہے۔
اور موافق حق کا مخالف اور مخالف حق کا بیان یہان
موافق۔ شاہد اسکا جناب عماد الدین صاحب پانی
پتی اور رہا کردہ ہیں صاحب میالکوٹے کے تحریر اور گواہ
کامل اس مقال کا صفدر علی صاحب اور پادری ویری
صاحب کی تقریر ہے۔ چنانچہ اندنون ایک تحریر دام
تزویر در باب حل مشکلات مسئلہ تثلیث نمبر ۶ مطبوعہ
مطبع پنجاب ریویو بک سوسیٹی شہر لودیانہ جسمین پادری
صاحب نے اپنے گہڑت سے تین لاینحل مثالین درج کین
ہین جو سراسر خلاف و نقیض کلام مسیح کا کچہ جو منہہ پر
آیا لکہدیا ہے۔ ان کلمات ناشایستہ اور دلائل
ناشایستہ کو دیکہہ چپ رہا نہ گیا تو دلمین یہ سمائی
کہ دیکہوں کہ بجز جواب راست بلا استعمال
کسی نے کچہہ تعصب و تعنت خرافات کے قلم بند کرکے شائع

جان بوجہکر قلمبند کرنا کوئی اچہی بات نہین گو بہتون نے
اس مسئلہ پر بہت کچہ لکہا ہے مگر مین بہی اب بیقلم اس مذکورہ
بالا پر کچہ لکہتا ہون۔ وما توفیقی الا باللہ۔ قائل
اس بڑے ہی بات پر بہت سے اعتراض نامناسب کیے جاتے ہین
بیشک بات تو بڑی ہی مشکل ہے۔ ہم جو محدود ہین
غیر محدود خدا کو کیونکر سمجہہ سکتے ہین۔ اقول جناب
یہ کوئی نرالا انوکہا ہی شیوہ نہین اور یہ خصوصا آپ کا
ہی خاصہ نہین بلکہ سب آپکے معزز کشیشونکا بہی یہی
حال ہے کہ جب کسی نے کسی مطلب کا سوال کیا تو سوال
از آسمان جواب از ریسمان کا مقولہ صادق آیا اور پہر
بات کا جواب بلا تحقیق صحت و ضعف کا کلمہ موافق۔
تثلیث ذات الہی مین ابنیت اور الوہیت مسیح محال
عقلی ہے چنانچہ وجود اور لاوجود اور فرد اور کثرت
ایک ہے مادہ مین مشکل ہے ایسا ہی تثلیث حقیقی اور
توحید حقیقی بہی محال (۱) خدا بہی ازلی اور مسیح
بہی ازلی مگر موخر الذکر مریم کے پیٹ مین رہا تو
ممکن الوجود ہوا پہر واجب الوجود کیسی ہو سکتا ہے
دویم جسطرح ہم مخلوق ہوے اوسی طرح آنجناب مبارک
کے روسے حضرت مسیح بہی ہوے یعنے جب مسیح مریم کے
پیٹ مین آئے تو محدود ہو گئے اور محدود ہونا۔
خدا تعالی کے صفات سے کوئی صفت نہین پس حضرت
مسیح خدا نہین سوئم مسیح مریم روح قدس سے حاملہ
ہونے سے پیدا ہوے اور اگر روحانی طریق سے خدا ہین
کیونکہ روح ان کے مجسم ہوے اور اسکا جسم روح سے سارا معلوم
ہوا چہارم خدا کو سب پر اختیار ہے ازلی ابدی لاتبدیل

غیر محدود ہر جگہ حاضر و ناظر اور لایموت ہے اور دانا
بینا ہی۔ حضرت مسیح مین انمین سے ایک بھی تو نہ تھے کیونکہ
جب زبدی کی جورو اپنے بیٹے لاکر بولی کہ انہین
فرما کہ تیری بادشاہت مین ایک تیری دہنے اور دوسرا
بائین ہو وہ بولا جو پیالہ مین پیونگا یہ پیئن گے جو بپتسما
مین پاؤن گا یہ پائین گے پر اپنے داہنے اور بائین
بیٹے دینے کا میرا کام نہین۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ انکو
کچھ اختیار نہ تھا جب کچھ اختیار نہ تھا تو اظہر من الشمس
ہے کہ خدا نہ تھے۔ ایک بڑیا جنے اوسے چھوا اور
اور جسے بدت سے خون جاری تھا آئی تو آپ پوچھتے
ہین کہ مجھے کس نے چھوا صاف ظاہر ہے کہ حاضر و ناظر نہ
دانا بینا تھے تو یعنے خدا نہین کیونکہ یہ دو صفات
خدا کی ہین۔ پنجم مانا کہ مریم روح القدس سے حاملہ
ہوے اور اسی حمل سے مسیح پیدا ہوے۔ آپ انصاف فرمائے
کہ قانون قدرت کا یہ عام طریق ہے کہ اگر عورت مرد ہم
بغل ہو تو انسان کا بچہ پیدا ہوتا ہے اور اگر گھوڑا
گھوڑی سے جماع کرے تو گھوڑا ہی پیدا ہوتا ہے
اور جو گدھا گدھی سے ملے تو گدھا ہی ہوتا ہے
اب اگر گدھا گھوڑے سے ملے تو خچر۔ روح قدس سے مریم
جو حاملہ ہوے تو مسیح کا طریق وضع شکل خصلت کچھ
نہ کچھ روح القدس جیسا ہونا چاہیے کیونکہ مثل مشہور
ہے کہ باپ پر پوت پتا پر گھوڑا بہت نہیں تو تھوڑا
تھوڑا۔ اور الولد سر کا بید کا مقولہ سب جانتے
ہین۔ نیز مسیح آپکے انجیل کے رو سے مشکین جگر لٹھا کچی مٹی
لال ہو کانٹون کا تاج پہن سولی پر کھینچے گئے عجب

مزے کی بات ہے کہ بندہ خدا کو پکڑ سکا۔ واہ جب پیدائش
قادر تھے کیونکہ اونہون نے اوسے سولی دیا یہ بات قانون
قدرت کے بالکل خلاف اور قرین عقل اجنبی ہے کہ بندہ خدا
کو مار دین خدا نہین نہر کوئی کمار کا بوتن نہر کر چاک
بناے اور چاک توڑے۔ اسبات سے ثابت ہوتا ہے کہ تثلیث
قایم نرہی کیونکہ خدا کوئی اور ہے جو انسان پر پورا اقتدار
رکھتا ہے۔ پھر آپ کہتے ہین کہ تین مین ایک۔ ایک مین
تین۔ اور تینون ایک مین۔ پھر جب پنطوس اور پلاطوس
کی دور دوری مین ایک مسیح صلیب ہوا تو تینون ہے
تینون مر گئے کیونکہ تینون ایک مین تھے۔ پس تثلیث اوڑ گئی
اگر تثلیث نہ اوڑی تو سب سے سب اناجیل جن پر آپکا کامل
عقیدہ ہے اور جو آپ کی آسمانی اور الہامی کتابین
ہین باطل ٹہرین۔ پس جب اناجیل جھوٹی ہوین تو یہ
مذہب جو مسیحی دین کے نام سے مشہور ہے کب سچا ٹہرا اور
جب یہ مذہب باطل ہوا تو راہ راست آسمانی کتاب
حقیقی نجات ضروری اور لابد۔ اور یہ امر صداقت
آثار کب سے کہہ رہا ہے کہ یہ سب چیزین چشمہ فیض عام
اسلام سے مل سکتی ہین پس اسلام آپ پر قبول
کرنا فرض۔ در فیض محمدی وارد ہوئے جسکا جی چاہے
یشعیاہ ۶۴ باب آیت ۹ مین مرقوم ہے کہ پیغمبر دن
کو یاد کرو مین خدا ہون اور کوئی دوسرا خدا نہین
مین خدا ہون مجھسا اور کوئی نہین اس سے بھی آفتاب
نیمروز کی طرح روشن ہے کہ مسیح خدا نہ تھے۔ اور اس
سورت قرآن مجید اور فرقان حمید کے بھی یہی معنے
قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم

یکن معہ کفوا احد۔ جب یہ بات دلائل سے ثابت ہی تو خدا ایک ہی نہرا۔ پہر آپ تحریر فرماتی ہین کہ جس طرح انسان روح۔ حیات ناپائدار۔ جسم سے مرکب ہے، اور باوجودیکہ یہ تینون ایک ہین یعنے وجود ایک ہے ایسا ہی خدا تین مگر ایک ہے۔ جناب مرکب جزکا محتاج ہوتا ہے اور جو محتاج ہو خدا نہین اور جو مرکب ہو حادث نہ قدیم حکما کا اتفاق ہے اسبات مین کہ اگر مرکب سے اجزا مین سے ایک الگ رہ جاے مرکب الگ سو، ایک جز کی بیکار ہے اور جز الگ۔ اسی طرح اگر حیات نہو بدن خاک ہے اور اگر بدن نہو تو روح سے وہ کام جو مختص بالبدن ہین نہون نجے اور اگر روح نہو تو حیات اور بدن دونو ناکارہ۔ حسب ایما آپکے خدا تین اقنوم سے مرکب ہے مگر پہلے ایک الگ ہوگیا۔ اور پھر اوسکی مصلوب ہونے کے بعد تیسرا ہمیشہ کے لئے الگ رہا تو وہ ہی بیکار اور یہ ہی نکمے ٹہرے۔ پھر مسیح خدا ہو نہین سکتے کیونکہ تینتیس ۳۳ ایک برس کے عرصہ مین بیشمار مخلوق نے سب لذائذ نفسانی یعنے بول براز اضطراب لاچاری۔ شادی غمی۔ بہوکہ پیاس۔ سکہ دکہہ مین بچہ لڑکا جوانی ایک ایک کرکے آپکو دیکہے اور آپکا دعوی ہے کہ خدا کو کسی نے نہین دیکہا اور نہ اوسے کوئی دیکہہ سکتا ہے۔ اب تیسری خدا کی بابت کچہ لڑائی چہیڑتا ہون۔ روح القدس من نفسانی خواہش ہے اور خدا نفسانی خواہشون سے پاک ہے جو نفسانی خواہش مین چور ہو خدا نہین سکتا ہے کہ مریم روح القدس سے حاملہ ہوی۔ دویم وہ کبوتر کے شکل مین اتری۔ اسپر تین باتون پر بحث ہے اول چونکہ کبوتر کو اترتے بے تعداد مخلوق نے دیکہا پس یہ خدا نہین کیونکہ خدا کو نہ کوئی دیکہہ سکتے ہے نہ کسی نے دیکہا ہے۔ دویم کبوتر ہی ایک قسم کا حیوان ہے اور حیوان بہی کیسا کہ پورا لایعقل پس خدا کا حیوان کے جسم مین قرین عقل خلاف ورنہ کچہہ گڑبہی خدا ٹہرے یہ بہی غلط۔ سویم خداوند تعالی شانہ وعم نوالہ نے انسان کو اشرف المخلوقات اور قادر پر جملہ موجودات پیدا کیا ہے اس سبب سے اوسکا اختیار جملہ حیوانات پر اظہر من الشمس وابین من الامس ہے پس چونکہ کبوتر حیوان ہے، اور انسان کا اوسپر قادر رہنا قانون قدرت سے ثابت۔ تو کبوتر خدا نہین۔ کیونکہ انسان اوسپر قادر ہے اور خدا اور کوئی شخص ہے جو سب پر اقتدار مطلق رکہتا ہے۔ روح القدس مختلف زبانون مین اتری خدا ہوا کوئی بہان متی ہوا۔ دلائل مذکورہ بالا سے صاف صاف ظاہر ہے کہ نہ مسیح خدا تہے نہ روح قدس جب یہ خدا نہین تو تثلیث کافور ہوگئی اور توحید پہر آپ پر ماننی فرض ہوگئی کونسی توحید وہ توحید جو اسحاق۔ یعقوب۔ یوسف۔ موسی وغیرہ تینون کی توحید ہے، اور وہ توحید جو اہل اسلام مین ہے، ماننا فرض عین ہے۔ اب وقت ہے ہم بار بار کہتے ہین کہ وہ تثلیث نامعقول ہونے مین شبہ کیا ہے۔ عجب ہے، اسمین پہر اب کہاے جسکا جی چاہے۔ اور منشور للامع النور پکار پکار آغوش لحد مین جبکہ سونا ہوگا تو وہان سانہ نہ نکیہ نہ بچہونا ہوگا تنہائی میر آہ کون ہوویگا انیس تو ہم ہوویں گے اور قبر کا کونا ہوگا

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چہپا